

## مرد کے لیے سوتیلے بیٹے کی بیوی محرم ہے یا غیر محرم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سوتیلے بیٹے (جو بیوی کے سابقہ شوہر سے ہے، اس کی بیوی محرم ہے یا غیر محرم؟

جواب

مرد کے لیے سوتیلے بیٹے کی بیوی غیر محرم ہے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان حرمت نکاح کا کوئی شرعی سبب موجود نہیں، لہذا اس عورت کا اپنے شوہر کے سوتیلے باپ سے پردہ کرنا واجب ہے، بلکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اجنبی غیر محرم کے مقابلے میں، غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ کرنے کی زیادہ تاکید ہے۔

سوتیلے بیٹے کی بیوی محرم نہیں۔ چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”قال الخیر الرملي: ولا تحرم بنت زوج الأم ولا أمه ولا أم زوجة الأب ولا بنتها ولا أم زوجة الابن ولا بنتها ولا زوجة الريب ولا زوجة الرب“ ترجمہ: علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ماں کے شوہر (سوتیلے باپ) کی بیٹی حرام نہیں ہے، نہ اس کی ماں، نہ باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) کی ماں، نہ اس کی بیٹی، نہ بیٹے کی بیوی کی ماں، نہ اس کی بیٹی، اور نہ ہی سوتیلے بیٹے کی بیوی اور نہ ہی سوتیلے باپ کی بیوی حرام ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 4، صفحہ 105، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سوتیلے بیٹے کی بیوی سے نکاح کے حلال ہونے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں علامہ حبیب اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: زید کا اپنی مذکورہ بیوی کے اس لڑکے کی مطلقہ بیوی سے نکاح صحیح و درست اور جائز و حلال ہے، جس کو اس کی مذکورہ بیوی اپنے ہمراہ زید کے گھر لے آئی تھی، جو لڑکا اس کے پہلے شوہر سے تھا۔ چونکہ زید اور اس کی بیوی کے لڑکے کی بیوی کے درمیان کوئی حرمت کا رشتہ قائم نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَأَحِلَّ لَكُمْ مَّا وَّرَاءَ ذٰلِكُمْ﴾ ترجمہ: اور حلال کر دی گئیں تم پر ان کے سوا ساری۔ (حبیب

الفتاویٰ، جلد 2، صفحہ 160، مطبوعہ شبیر برادرز)

عورت کا نامحرموں سے پردہ کرنا واجب ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جو محرم نہیں وہ اجنبی ہے اس سے پردہ کا ویسا ہی حکم ہے جیسے اجنبی سے، خواہ فی الحال اس سے نکاح ہو سکتا ہو یا نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 11، صفحہ 415، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اجنبی کے مقابلے میں نامحرم رشتہ داروں سے پردے کی زیادہ تاکید ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپھا، خالو، چچا زاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں، بلکہ ان کا ضرر زہرے بیگانے شخص کے ضرر سے

زائد ہے، کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔ لہذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: اللحم والموت، رواہ احمد والبخاری عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیٹھ دیور تو موت ہیں۔ امام احمد اور بخاری علیہما الرحمۃ نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ “ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 217، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: GUJ-0129

تاریخ اجراء: 09 ذوالقعدہ 1447ھ / 27 اپریل 2026ء



دارالافتاء  
DARUL IFTA AHLISUNNAT

**Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net